PDF-XChange Viewer
Click to buy NOW!
www.docu-track.com
PDF-XChange Viewer
Click to buy NOW!
www.docu-track.com

سمن دیوگن نے کلام غالب سے سامعین کومحظوظ کیا

غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں غالب کے 147 ویں وفات اور غالب اکیڈمی کے 47ویں یوم تاسیس کی مناسبت سے محفل کلام غالب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سمن دیوگن نے غالب کی غزلیں موسیقی کے ساتھ پیش کیں۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے جن میں، نسیم عباسی، متین امروہوی، چندرلال وارثی، فضل بن اخلاق، انورعلی قاسمی، شبانہ نذیر، قمر تبریز، اسفر فریدی، شیوشنکر گپتا، عزیز الدین، گیتانجلی، ونودکمار، وغیرہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

PDF-XChange Viewer
Click to buy NOW!
www.docu-track.com
PDF-XChange Viewer
Click to buy NOW!
www.docu-track.com

کلام غالب معنی سر چشمہ ہے

غالب اکیڈمی کے سیمینار میں پروفیسر قاضی جمال حسین کا اظہار خیال

غالب اکیڈمی کے 47 ویں یوم تاسیس کے موقع پر غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں ''غالب کی معنویت'' کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کے دو اجلاس میں 17 پرچے پڑھے گئے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر یامین انصاری، ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی، سفینہ، سہیل انجم، خالد علوی،، پروفیسر سلیل مسرا، پروفیسر شریف حسین قاسمی، پروفیسر نصیر احمد خاں، پروفیسر قاضی جمال حسین، پروفیسر کوثر مظہری، نزئیشن ندیم، ابو بکر عباد، ابوظہیر ربانی، قاضی افضال حسین، گیتانجلی کالا، ڈاکٹر احمد محفوظ کے اسمائے گرامی شامل ہیں

سیمینار میں مقالہ نگاروں نے غالب کے کلام کی روشنی میں غالب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر شمیم حنفی نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ غالب مومن ذوق الگ الگ افراد تھے ان کو الگ طریقے سے دیکھنا چاہیے۔ میر نظیر غالب اقبال سب اپنے دور کے بڑے شاعر ہیں۔ غالب ایسے شاعر ہیں جن کی عظمت کا اعتراف سبھی حلقوں اور طبقوں میں کیا گیا۔ غالب کے کلام کا عجب معاملہ ہے اس میں وجد اور سکون بھی ملتا ہے، اداسیوں، زخموں سے بھری زندگی غالب نے گزاری دوسری طرف کلام غالب میں زندہ دلی اور شگفتگی ہے۔ غالب کے فارسی کلام کے ترجمے کی بھی تلاش جاری ہے۔

پہلے اجلاس کی صدارتی تقریر میں قاضی افضال حسین نے کہا کہ جسے ہم آسان کہتے ہیں وہ کس مشکل سے کہا جاتا ہے اسے شعر کے تجزیے کے بعد میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بعض لوگ غالب کو زمانی اعتبار سے اہمیت دیتے ہیں میرے خیال سے غالب کو معنی کے اعتبار سے دیکھنا چاہیے، ابوبکر عباد نے غالب غزل اور افسانہ کے عنوان سے اپنے مقالے میں کہا کہ غالب کو افسانوی ادب سے حد درجہ رغبت تھی۔ ممتاز عالم نے اپنے مقالے میں غالب غالب ہے میں غالب کی غزل مدت ہوئی یار کو مہماں کئے ہوئے میں کلام غالب کی معنی آفرینی پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر شریف حسین قاسمی نے دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ غالب نے اس غزل میں ایسی تلمیح استعمال کی ہے جو فارسی میں بھی نہیں ملتی۔ خالد علوی نے اپنے مقالے میں کہا کہ یگانہ غالب شکن ہوتے ہوئے بھی غالب سے حد درجہ متاثر تھے۔ احمد محفوظ نے امیر خسرو، سعدی کے اشعار سے غالب کی غزل سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں کے اشعار کا تقابل پیش کیا۔

آخری اجلاس کی صدارتی تقریر میں پروفیسر جمال حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ کلام غالب معنی کا سر چشمہ ہے۔ ایسا چشمہ جو ہمیشہ جاری رہے گا کبھی خشک نہیں ہوگا۔ متن تخلیق کار کی میراث نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ قاری کی میراث ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ معنی متن سے برآمد کئے جائیں یہی وجہ ہے کہ ہر بڑے شاعر کے لیے غالب ناگزیر ہے۔ پہلے اجلاس کی نظامت مسرور فیضی اور آخری اجلاس کی نظامت محمد قمر تبریز نے کی۔

PDF-XChange Viewer Click to buy NOW! www.docu-track.com
PDF-XChange Viewer Click to buy NOW! www.docu-track.com

غالب اکیڈمی کے 47ویں یوم تاسیس اور غالب کے 147ویں یوم وفات کے موقع پر طرحی مشاعرے کا انعقاد

22فروری2016 کو غالب اکیڈمی نئی دہلی میں مرزا غالب کے 147ویں یوم وفات اور غالب اکیڈمی کے 47ویں یوم تاسیس کے موقع پر ایک طرحی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ مصرعہ طرح ہے۔ 1۔ سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں، 2۔ تم جانو تم کو غیر سے جو رسم وراہ ہو۔ جناب گلزار دہلوی نے مشاعرے کی صدارت کی، نظامت کے فرائض معین شاداب نے ادا کیے، کچھ اشعار پیش خدمت ہیں۔

میں نے ان کو زخم دل اپنے دکھائے تھے ابھی	دیکھتے ہی دیکھتے وہ تو نمکداں ہوگئیں	(گلزار دہلوی)
دلکشی تو اس کی پردے میں بھی کچھ کم نہ تھی	یہ نئی نسلوں کو کیا سوجھی کہ عریاں ہوگئیں	(وقار مانوی)
حسرتیں جب میر کی غالب کا عنواں ہوگئیں	حالی و اقبال کی روحیں غزل خواں ہوگئیں	(جی آر کنول)
دل کی سیدھی سچی باتیں بول من موہک نسیم	گیت رس غزلیں تری خسرو کی بتیاں ہوگئیں	(نسیم عباسی)
دریا میں ڈال نیکیاں کل کام آئیں گی	لازم ہے ساتھ وقت سفر زادراہ ہو	(ابرار کرت پوری)
دلی میں پاؤں توڑ کے کیوں کر نہ بیٹھیے	چلنا تو جب ہو جب کہیں چلنے کی راہ ہو	(خالد محمود)
جس میں کسی فساد کی آئے نہیں خبر	اس سال میں خدا کرے ایسا بھی ماہ ہو	(اسد رضا)
سب جاں بکف اڑے ہیں اسی ایک شرط پر	قاتل وہی ہو اور وہی قتل گاہ ہو	(احمد محفوظ)
اس کا کوئی مفاد نہ میری کوئی غرض	یہ بات ہے تو دونوں میں کیسے نباہ ہو	(معین شاداب)
خود جس کو زندگی کی طلب ہو نہ چاہ ہو	اس سے ہماری کیسے کوئی رسم و راہ ہو	(تابش مہدی)
اجتماعی زندگی کی تھیں جو قدریں مشترک	کچھ تو ہندو ہوگئیں اور کچھ مسلماں ہوگئیں	(احمد علی برقی)
پستیاں پنجوں کے بل اچھلیں تو قیمت بڑھ گئی	عظمتیں بازار میں پہنچیں تو ارزاں ہوگئیں	(فاروق ارگلی)
مثل صدف فراخ دلی ہے کسے نصیب	موتی بنے جو سب کے لیے خود تباہ ہو	(ظفر مرادآبادی)
عزم محکم سے سفر کرتا رہا تا عمر میں	مشکلیں جتنی تھیں میری خود ہی آساں ہوگئیں	(کمال جعفری)
صدیاں لگی ہیں پہنچے ہیں جو اس وکاس پر	بارود سے نہ کھیل کہ دنیا تباہ ہو	(ممتا کرن)
وہ ہم زبان ہو تو کوئی رسم وراہ ہو	اب اس سے کیا ملیں جو فقط خیر خواہ ہو	(رؤف رضا)
آہٹیں ہی آہٹیں خواب پریشاں ہوگئیں	اور یہ آنکھیں میری جیسے کہ ویراں ہوگئیں	(عفت زریں)
ایک آدھ شعر اچھا جو نکلے تو بات ہے	ورنہ قلم سے لاکھ یہ کاغذ سیاہ ہو	(جاوید قمر)
اس کا حیات تشنہ سے کیسے نباہ ہو	دل جس کا آرزوؤں کی آماجگاہ ہو	(سلمیٰ شاہین)
آج ''اچھے دن'' کی باتیں سوچتا ہوں رات بھر	دن تو جوں کے توں رہے راتیں پریشاں ہوگئیں	(اسرار رازی)
اس قدر سوچیں ہماری یار ناداں ہوگئیں	رنگ پھول اور خوشبوئیں ہندو مسلماں ہوگئیں	(سکندر عاقل)
غم نے مراقبے کو وطیرہ بنا لیا	جیسے کہ دل نہیں ہو کوئی خانقاہ ہو	(جاوید مشیری)
ہم یوں گناہ کرتے ہیں شیطان کے ہیں مرید	خوف خدا ہو دل میں تو کیوں کر گناہ ہو	(وریندر قمر بدرپوری)
کیسے کریں علینا فراموش وہ گناہ	خود روح جب ہماری ہی اس کی گواہ ہے	(علینا عترت)
قاتل کو میرے قتل کی کیسے سزا ملے	کوئی تو چشم دید ہو کوئی گواہ ہو	(اجے عکس)
بستیاں آباد ہوں گی یا نہیں اب کیا پتہ	امن قائم کر رہا تھا وہ کہ ویراں ہوگئیں	(حبیب سیفی)
رکھ دینا اپنی جھیل سی آنکھیں منڈیر پر	جب عشق کا چراغ جلانا گناہ ہو	(شاہد انجم)

ان کے علاوہ متین امروہوی، سرفراز احمد فراز نے بھی اشعار پیش کیے۔